44738-کیا نفل صدقہ بدعتی لوگوں کو دیا جاسکتا ہے؟

سوال

یہ تو معلوم ہی ہے کہ عراق کے اکثر رہائشی شیعہ ہیں، توکیا ان کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے والی تنظیموں کو شیعہ کے لیے فنڈ دینا جائز ہے، ہوسکتا ہے وہ اس مال کے ذریعہ اہل سنت کے خلاف قوت وطاقت حاصل کریں؟

پسندیدہ جواب

یہ حکم لگانا کہ عراق کی اکثریت آبادی شیعہ پر مشتمل ہے، صحیح نہیں کیونکہ اس میں باریک بینی سے کام نہیں لیا گیا، اسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت جو اعداد وشمار ہمارے سامنے ہیں ان میں سے اکثر بہت قدیم ہیں، جو کہ پوری باریکی سے حاصل نہیں کیے گئے۔

بلکہ نئے اور جدید اعداد وشمار تو یہ اس کے برعکس ہیں، جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ معاملہ اسکے برعکس ہے، اوران اعداد وشمار میں تحصیل کی سطح پر مکمل جانچ پڑتال کی گئی ہے۔

بہر حال اگر رافضی کو دی جانے والی رقم فرض زکاۃ میں سے ہے تو اس کا سوال نمبر (1148) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے، لیکن اگر وہ رقم نفلی صدقہ وخیرات ہے تو اہل علم نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ نفلی صدقہ کافر کو دینا جائز ہے۔

کتاب الام میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

"نفلی صدقہ کافر پر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن فرضی میں اس کا کوئی حق نہیں ہے"

دیکھیں: کتاب الام (65/2)

اور المغنی میں ہے:

"تمام صاحبِ حیثیت افراد، صدقہ کرنے والے کے قرابت ورشتہ دار، اور کافر وغیرہ جن پر فرض صدقہ خرچ کرنا حرام ہے، انہیں نفلی صدقہ وخیرات دینا جائز ہے، اور انہیں لینے کا حق حاصل ہے" اسکی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا}.

ترجمہ: اور وہ اللہ تعالی کی محبت میں مسکین، یتیم، اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

جبکہ اس وقت کافر کے علاوہ کوئی اور قیدی ہی نہیں تھا۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (277/2)

لیکن اگر وہ صدقہ کا مال کسی معصیت ونافرمانی یا مسلمان کو اذیت دینے میں استعمال کرتا ہے تو پھر کسی مسلمان شخص کو بھی دینا جائز نہیں چہ جائیکہ وہ کسی کافر اور بدعتی شخص کو دیا جائے۔

جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے اس کی بنا پر اگر تو یہ یقین ہو کہ یہ مال ان لوگوں تک پہنچے گا جو مسلمانوں کو اذیت دینے کے لیے طاقت اور قوت حاصل کریں گے تو پھر انہیں دینا جائز نہیں ہے، صدقہ و خیرات کے اہل لوگوں تک یہ مال پہنچانے کے لیے آپ کوئی اور طریقہ تلاش کر سکتے ہیں، اور بہتر اور اولی تو یہی ہے کہ مسلمان شخص اپنی زکاۃ کا مال اطاعت و فرمانبردار اور متقی قسم کے لوگوں کو دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "الاختیارات" صفحہ (103) میں کہتے ہیں :

"اور ایسے شخص کو زکاۃ کا مال نہیں دینا چاہیے جو اس کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری میں معاونت حاصل نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالی نے زکاۃ کی فرضیت ضرورت مند مؤمنوں کیلئے اطاعت الہی میں مدد کے طور پر کی ہے، مثلا : فقراء و تاوان بھرنے والے، اور مومنوں کی مدد کرنیوالا۔

لہذا جو محتاج اور ضرورتمند شخص نماز ادا نہیں کرتا اسے ترکِ نماز پر توبہ کرنے تک کچھ نہیں دیا جائے گا، یہاں تک وہ اوقات پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنے لگ جائے۔

واللہ اعلم.